© rasailojaraid.com

آفتاب کے بعد ... ہم گنا ہوتی ہے یا نصف النہاری آسمان کی سترلین گنا۔ اگرچہ کہ حدتِ نور میں کمی مذکور بالا واقعات میں عمل میں آتی ہے تاہم اس قابل لحاظ کمی کو انسانی آنکھ ایک لوکارتمی دریافت کنندہ کی حیثیت سے پہچان جاتی ہے ایسے موقع پر ہم سب رب العزت کی حمد وثنا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

فیا ی الاء ربکما تکذ بٰن۔ روزن برگ نے آسمان کی سرخی کے مسئلہ کی بھی تحقیق کی ہے۔ اس نے طیف پیماؤں کے ذریعہ پیمائش کر کے بتلایا ہے کہ آفتابی افق ۱۴° یا اس سے زیادہ کے آفتابی نشیبوں پر سرخ ہو جاتا ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ جھٹ پٹے کے آخری باقیات اس وقت غائب ہو جاتے ہیں جبکہ سورج افق سے ۱۸° نیچے اتر آتا ہے اور سابقہ بحثوں کے نتائج کے پیش نظر کہ جھٹ پٹے کی حدت تنویر بحری (۱۲°) اور فلکیاتی (۱۸°) کی حدود میں گھٹتی ہے اس امر کی سفارش کی جا سکتی ہے کہ ۱۵° کے اطراف سورج کے نشیب کو "شفق احمر" کے تعین کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس مرحلہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ گرما کے مہینوں کی شدت کے دوران عشاء کے وقت کے تعین کا کیا معیار ہونا چاہیے جبکہ اونچے عرض البلد پر افق سے ۱۵° نیچے بھی غروب ہو نہیں پاتا ؟ مثلاً ابرڈین کے عرض البلد پر ۲۱ مئی اور ۲۱ اگست کو سورج کا نشیب افق سے ۷°-۱۲ ہوتا ہے جبکہ ۲۱ جون کو اس کے متناظر جو نشیب ہے وہ ۹-۴° کا ہے۔ ان حالات میں ڈیوزبری مسجد کے مولانا قاسمی نے عشاء کا وقت غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ بعد تجویز کیا ہے۔

یہی وقت دور جدید کے ماہرین فقہ اسلامی نے بھی مقرر کیا ہے۔

شفق احمر کا اصول امام شافعی اور دیگر اماموں کا پیش کردہ ہے۔ ایک اور اصول بھی ان ہی حضرات سے موسوم ہے وہ یہ کہ مغرب کا وقت محدود ہے اور بنا بریں ختم ہو جاتا ہے اس مدت کے دوران جو اذان کے دیے جانے اقامت اور سات رکعتوں کی ادائی کے لیے درکار ہے۔

(انگریزی مقالہ کا اردو ترجمہ: ڈاکٹر سید محفوظ علی)

تشریح وتوضیح

جناب ڈاکٹر حسن الدین صاحب

جناب طارق منیر (عثمانیہ) اس وقت ابیرڈین یونیورسٹی میں میکانیکل انجینیرنگ کے لکچرر ہیں اور سورج سے توانائی ان کی تخصیص ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۹۸۰ء کے لگ بھگ ان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اوقات صلوٰۃ کو کمپوٹرایا جائے۔ اوقات صلوٰۃ کا راست تعلق عرض البلد۔ طول البلد اور سطح سمندر سے اونچائی پر ہے۔ کمپوٹر پر ان معلوم باتوں (عرض البلد۔ اور سطح سمندر سے اونچائی) کی مدد سے ایک سکنڈ میں اوقات صلوٰۃ معلوم کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن کمپوٹرانے سے قبل ریاضی کے اصولوں کے تحت معلوم باتوں اور اوقات صلوٰۃ کے باہمی ربط کا فارمولا بنانا ضروری تھا اور اس کے لیے چند بنیادی باتوں کی ضرورت تھی۔ جناب طارق منیر کو تین سال تک یہ متعلقہ معلومات حاصل نہ ہوسکیں۔ ۱۹۸۳ء میں ان کو عبدالواسع صاحب پروفیسر دینیات وفلکیات جامعہ عثمانیہ کی مایہ ناز تصنیف "معیار الاوقات" کا پتہ چلا۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر دنیا میں واحد کتاب ہے۔ کسی اور زبان میں اتنا جامع کام نہیں ہوا۔ اس کتاب میں معلوم باتوں اور اوقات صلوٰۃ کے باہمی ربط کو جدولوں کی مدد سے متعین کیا گیا ہے۔ اس اہم اور مشکل میدان میں پروفیسر عبدالواسع صاحب کو بنیادی کام کرنے کی سعادت اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ وہ بیک وقت فلکیات اور دینیات کے عالم تھے۔ ان کی تحقیقات لائق صد تحسین ہیں۔

جناب طارق منیر نے پروفیسر عبدالواسع کی کتاب کی مدد سے ۱۹۸۵ء میں ایک رسالہ Algorithum and Computer programme for prayer time کے نام سے شائع کیا جس کا اردو ترجمہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۶ء کے روزنامہ سیاست میں "تعین اوقات صوم و صلوٰۃ" کے عنوان کے تحت شائع ہوا۔

طارق منیر اسلامی دنیا کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے پروفیسر عبدالواسع کی کاوش سے انگریزی دانوں کو بھی استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ لیکن موصوف نے اس سے آگے بھی ایسی سمت میں قدم اٹھایا جس پر علماء کی نظر ضرور تھی لیکن کوئی سائنٹفک حل موجود نہ تھا۔

پروفیسر عبدالواسع صاحب کی کتاب کی مدد سے ایسے مقامات کی حد تک اوقات صلوٰۃ معلوم نہیں کیے جا سکتے ہیں جو ۲/۱-۴۸ عرض البلد (شمال) سے اوپر یا ۲/۱-۴۸ عرض البلد (جنوب) سے نیچے واقع ہیں۔

اپریل ۱۹۸۸ء میں طارق منیر نے اپنی تحقیقات کو ایک علمی رسالہ کی شکل میں پیش کیا جس کا عنوان ہے Prayer timings for the Higher latituds یہ مختصر رسالہ تحقیقی نوعیت کا ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ ان تحقیقات کو عام فہم انداز میں تحقیقاتِ اسلامی کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

۴۸ ½ عرض البلد (شمالی) سے اوپر اور ۴۸ ½ عرض البلد (جنوبی) سے نیچے کے مقامات کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ ان مقامات پر سورج کے غروب ہونے کے بعد بھی روشنی کی موجودگی کی وجہ سے شرعی رات نہیں ہوتی اور صلوٰۃ عشاء کا وقت نہیں آتا۔ یہ ایک شرعی دشواری ہے یہیں پر ہمارے علماء فقہ کی علم کی گہرائی اور وسیع معلومات کا اندازہ ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ (۷۰۰ء تا ۷۶۷ء) اور امام شافعیؒ (۷۶۷ء تا ۸۱۹ء) اس دشوار صورتِ حال سے نہ صرف یہ کہ واقف تھے بلکہ ہر دو نے اس دشواری کا شرعی حل بھی پیش کیا۔

یہاں ایک قانونی اصطلاح کی وضاحت ضروری ہے جس کو ہمارے فقہاء نے بھی تسلیم کیا ہے اس کو Doctrine of Cypres کہتے ہیں۔ یعنی شرعی احکام کی تعمیل میں حالات اور مقام کے لحاظ سے کوئی دشواری پیش آئے تو اس سے قریب ترین مقام کے احکام کی پابندی کی جائے۔ مثلاً اگر کسی نے کچھ رقم وقف کی کہ اس سے فلاں جگہ مسجد تعمیر کی جائے اور بعد میں اس جگہ کے حصول میں قانونی موانعات پیدا ہو جائیں یا یہ محسوس کیا جائے کہ وہاں مسلمانوں کی آبادی نہ ہونے کے باعث مسجد کی تعمیر مناسب نہیں تو Doctrine of Cypres کے تحت کسی قریبی مقام پر جہاں یہ موانعات نہ ہوں مسجد تعمیر کی جا سکتی ہے۔ انتہائی شمالی اور انتہائی جنوبی مقامات پر شرعی رات نہ ہونے اور صلوٰۃ عشاء کا وقت نہ آنے کی دشواری کو ہر دو ائمہؒ نے اسی اصول Doctrine of Cypres کے تحت حل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ نے اس غیر معمولی صورت حال میں قریب ترین دن (اقرب الایام) کا حل پیش کیا ہے۔ یعنی اگر ابرڈین میں یکم مئی سے صلوٰۃ عشاء کا وقت نہ آنے کی دشواری لاحق ہوتی ہے تو امام ابوحنیفہؒ کی فقہ کے مطابق ابرڈین میں ۳۰ اپریل کے اوقاتِ صلوٰۃ کو معیار بنا کر ان کی پابندی کی جائے گی۔

امام شافعیؒ نے اس دشواری کا حل Doctrine of Cypres ہی کے تحت یہ پیش کیا کہ جس مقام پر عشاء کی نماز کا وقت نہ آنے کی دشواری پیش آتی ہے وہاں اس سے قریب ترین ایسے مقام کے اوقات کی پابندی کی جائے جہاں یہ دشواری لاحق نہیں ہوتی گویا اقرب البلد کا اصول پیش کیا۔ مثلاً ابرڈین میں یہ دشواری لاحق ہوتی ہے تو ابرڈین سے قریب ترین ایسے مقام کی پابندی کی جائے گی جو ۴۸ ½ عرض البلد پر واقع ہوں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے علاوہ متاخرین علماء فقہ نے بھی دو حل پیش کیے۔ ایک حل یہ ہے کہ سورج کے غروب اور طلوع کے درمیانی وقفہ کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ کو رات اور دوسرے کو دن تصور کیا جائے اور اس تقسیم کے بموجب اوقات صلوٰۃ کا تعین کیا جائے۔

مولانا ظفر علی تھانوی نے بھی اسی طرح کا ایک حل پیش کیا جس میں غروب آفتاب اور طلوع کے درمیانی وقفہ کو سات حصوں میں تقسیم کرکے پہلے چھ حصوں کو رات اور ساتویں حصہ کو دن شمار کیا جائے اور اس کے بموجب اوقاتِ صلوٰۃ کا تعین کیا جائے۔

ادارۂ تحقیق

کی مطبوعات کے علاوہ دوسرے مکتبوں کی دینی کتب بھی آپ ہم سے طلب کرسکتے ہیں۔ بعض کتابوں کے نام یہاں دئے جارہے ہیں۔

۱	بخاری شریف	اردو ترجمہ مکمل ۳ جلدوں میں	۳۰۰/=
۲	مسلم شریف	اردو ترجمہ ۶ جلدوں میں	۳۰۰/=
۳	مشکوٰۃ المصابیح	اردو ترجمہ مکمل ۳ جلدوں میں	۱۹۵/=
۴	تذکرہ	مولانا ابو الکلام آزاد	۶۰/=
۵	غبار خاطر	"	۴۰/=
۶	خطبات آزاد	"	۵۰/=
۷	مسلمان عورت (ترجمہ)	"	۲۰/=
۸	عزیمت و دعوت	"	۸/=
۹	اصحاب کہف	"	۸/=
۱۰	انتخاب الہلال	"	۳۵/=
۱۱	اسلامی فقہ	مولانا منہاج الدین مینائی	۷۰/=
۱۲	یاد رفتگاں	ماہر القادری	۴۰/=
۱۳	الجہاد فی الاسلام	مولانا مودودیؒ	۴۰/=
۱۴	سیرت سرور عالم	"	اول ۶۰/= دوم ۸۵/=
۱۵	معاشیات اسلام	مولانا مودودیؒ	۲۵/=
۱۶	سود	مولانا مودودیؒ	۱۸/=
۱۷	یہودیت و نصرانیت	"	۳۰/=
۱۸	خلافت و ملوکیت	"	۳۰/=
۱۹	معروف و منکر	مولانا جلال الدین عمری	۳۵/=
۲۰	خدا اور رسول کا تصور	"	۳۰/=
۲۱	عورت اسلامی معاشرے میں	"	۲۵/=
۲۲	قرآن مجید کا تعارف	مولانا صدر الدین اصلاحی	
۲۳	دین کا قرآنی تصور	"	
۲۴	اسلام ۔ ایک نظر میں	"	۱۵/=
۲۵	تحریکِ اسلامی ہند	"	
۲۶	زادِ راہ	مولانا جلیل احسن ندوی	۳۰/=
۲۷	سفینۂ نجات	"	
۲۸	اسلام کا تصور مساوات	مولانا سلطان احمد اصلاحی	۲۰/=

ملنے کا پتہ

مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی ۔ پان والی کوٹھی ۔ دودھ پور ۔ علی گڑھ ۔ ۲۰۲۰۰۱

© rasailojaraid.com